



# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۰) مطبوعہ ۲۲ جولائی ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

## گلدستۂ اخبار

**پورٹ آرتھر۔** بندرہ ماہ حال کی رپورٹ سینٹ پیٹرزبرگ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۰۰۰ء۳۰ ہزار جاپانی میدان جنگ میں مارے گئے۔ لیکن یہ خبر غلط ثابت ہوئی ٭ **جنرل سکھاروف** کی رپورٹ ہے کہ ۱۲ ماہ حال کو جاپانی فوج نے روسیوں کو مقام کیوتی اسیامیں گھیر لیا اور بہت نقصان پہنچایا ٭ **نامہ نگار** روٹر ٹوکیو سے رقمطراز ہے کہ جاپان نے ینگ کو پر بغیر کسی روک ٹوک کے قبضہ کر لیا ٭ **مسٹر ڈوانوان** الیکٹریکل انجینیر ماہ رواں کو پشاور سے کابل روانہ ہوئے ہیں۔ امیر صاحب کا ارادہ ہے کہ شہر کابل بجلی کی روشنی سے روشن کیا جاوے اور چند کارخانہ بجلی بھی کھولے جائیں ٭ **مسٹر گمبیرٹز** ڈائرکٹر محکمہ تار مورخہ ۱۹ ماہ رواں کو اس عہدہ سے سبکدوش کئے گئے ٭ **پورٹ آرتھر پر سخت حملہ:**۔ نامہ نگار روس و فرانس کی تاروں سے خبر ملتی ہے کہ ۱۰ جولائی کو پورٹ آرتھر پر سخت لڑائی ہوئی۔ جاپانی فوج نے بہت نقصان اٹھایا اور روسی بھی قریب ایک ہزار کے معرکہ میں کام آئے ٭ **مقام شنگھائی** سے بذریعہ تار نارتھ چائنا ڈیلی نیوز پوسٹ معلوم ہوا کہ شاہ چین کی طبیعت علیل ہے ٭ **سر ولیم میک گریگر** گورنر نیو فونڈلینڈ مقرر کئے گئے ہیں ٭ **کرکٹ میچ** لنیکا شائر نے ڈربی شائر کو ایک اننگ اور ۲۹ رنز پر شکست دی ٭ **مہم تبت** فوج کھوٹانگ میں پہنچ گئی ہے۔ موسم بہت سرد ہے۔ بارش سخت ہوتی ہے۔ چینی لوگ بتلاتے ہیں کہ مقام کارولا پر

برف بھی پڑتی ہے ٭ **بقول جنرل آلتو** یہ لڑائی دوپہر کو بند ہوئی تھی لیکن روسی توپخانہ بند نہ ہوا بلکہ جاری رہا اور تعاقب کرنے والی جاپانی فوجوں پر روسی توپخانہ گولے برساتا تھا قریباً ۳ بجے وہ بھی خاموش کیا گیا ٭ **اس لڑائی کے** نقصانات ہنوز زیر حساب ہیں پانچ روز تک برابر جنگ رہی تھی یعنی ۵ سے ۹ تک ٭ **پورٹ آرتھر** سے براہ راست خبر بالکل بند ہے جنگ کا گھمسان ہوگا۔ اس بات کو کئی دن ہو گئے ہیں ٭ **گھوڑ دوڑ پونا** کا ایک مشہور فرنگی شہسوار مسمی جارج رٹونہل گھوڑے سے گر پڑا۔ ٹانگ تین جگہ سے ٹوٹ گئی اور جانبر نہ ہو سکا ٭ **جوبے پور** کا اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر معہ اپنے برادر آیتی موہن گرفتار ہوا کیونکہ انہوں نے ایک ریلوے پارسل سے گریموفون قیمتی ۲۰۰ روپیہ نکالا اور اسکی جگہ پتھر ڈال دیئے ٭ **جائنٹ مجسٹریٹ کانپور** نے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو تین سال قید سخت مع جرمانہ ۱۰۰ روپیہ ہوئی ٭ **اس کے سالے** مسمی موہن کو ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ٭ **گنبشی میں** لڑائی کا یہ اثر ہوا ہے کہ قرب و جوار کا ملک خالی ہو گیا ہے رسد برابر پہنچتی ہے فوج کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے ٭ **پیرس میں** خبر پہنچی ہے کہ روسی حالت پیٹیونگ ناقابل اختیار ہے یقین ہے کہ روسی پیٹیونگ سے جانب شمال جا رہے ہیں ٭ **لارڈ کرزن** کے انتظام ہند کا تاریخی خلاصہ جو مرتب ہوتا ہے وہ اس مہینہ میں گورنمنٹ کے مختلف محکموں اور صیغوں میں تقسیم ہو جاویگا ٭ **سینٹ پولس** سے تار آیا ہے کہ جمہوری امیدوار پریسیڈنٹی کے عہدہ پر جج پارکر قرار پائے ہیں مگر ان کے یہ کہنے سے

کہ وہ سونے کے سکہ کے موافق ہیں۔ ساتھیوں کی طبیعت برداشتہ خاطر ہو گئی ہے اسلئے انکی نامزدگی موقوف ہوئی ٭ **ایک خوبصورت مسجد** جو کئی سال سے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کا دفتر بنی تھی۔ لارڈ کرزن کے قابل توجہ کی وجہ سے دفتر اٹھایا گیا اور مسجد مسلمانوں کے حوالہ کر دی گئی ٭ **مسلمانوں نے** مسجد کی مرمت اور صفائی کروا کر جمعہ کی نماز پڑھی اور لارڈ کرزن بہادر کی ترقی عمر کی دعا مانگی ٭ **جاپانی اخبارات** امیر البحر کیمبرٹ سے جس نے روسی بیڑہ جہازات ولیڈی وسٹاک کا تعاقب کیا تھا کہتے ہیں کہ خودکشی کر لو کیونکہ تمہاری موت ہی بھلی کہ تم روسی جہاز کو شکست نہ دے سکے ٭ **تھوڑے دن** ہوئے کلکتہ میں ایسی سخت بارش ہوئی کہ بہت سے مکانات گر گئے چنانچہ ہیریسن روڈ پر ایک مکان کے گرنے سے بہت ہی نقصان ہوا ٭ **شملہ کے اخبارات** کو معلوم ہوا ہے کہ لارڈ کرزن صاحب بہادر آئندہ موسم خزاں میں کشمیر کا دورہ کرینگے ٭ **ملک معظم** کا جہاز جو بلکہ لادا رہا ہے۔ ۲۲ ٹن بار اٹھا سکتا ہے ٭ **مسٹر ہنری نارمن** ممبر پارلیمنٹ انگلینڈ نے ورلڈس ورک نامی رسالہ میں جنگ روس و جاپان کی مدت کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں لکھا ہے کہ موجودہ جنگ کا ۲۲ سال کے اندر ختم ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے ٭ **ہندوستان کے** ہاتھی وسطی افریقہ میں نہیں رہ سکتے کیونکہ وہاں ان سے بھی زیادہ مضبوط اور بڑے ہاتھی موجود ہیں ٭ **ٹرکی** میں ایک ایسا پھول ہے جو بعینہ ہمنگ برڈ کی مانند ہوتا ہے یعنی چھاتی سبز۔ بازو گلابی۔ گلا زرد۔ سر اور چونچ سیاہ رنگ

# ایڈیٹوریل نوٹس

## ہند میں مسیحی مذہب کی رکاوٹیں

آجکل مسیحی اخبارات میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہے کہ ہند میں مسیحی مذہب ویسا کیوں نہیں پھیلتا جیسا کہ اُسکے پھیلنے کی توقع کیجاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خیال اور تحریک مسیحیوں میں کچھ تو ذاتی تجربہ سے اور کچھ اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ وہ جاپان کی حالت پر غور کرتے رہے ہیں جنمیں اِسقدر قلیل عرصہ کے اندر مسیحی مذہب میں نمایاں ترقی کر لی ہے اور آے دن کر رہا ہے اور کچھ اس سبب سے کہ وہ ماضی کا حال سے یعنی موجودہ حالت کا بیس تیس سال پہلے کی حالت سے مقابلہ کرتے ہیں۔

شاید عوام اس سے یہہ نتیجہ نکال لینگے کہ غیر مذاہب کی مخالفت مسیحی مذہب کے برخلاف بہت بڑھ گئی اور اسی لئے مسیحی مذہب کی ترقی رک گئی ہے۔ اور شاید غیر مذاہب والے اس بات پر فخر کریں۔ مگر ہمارے خیال میں اُنکی مخالفت کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور نہ ہم اُنکی پرواہ کرتے ہیں۔ کیونکہ مسیحیت وہ مذہب نہیں ہے جو انسانی تدبیر یا کام سے رک جاوے۔ علاوہ ازیں کے دو ہزار برس ہوگئے کہ اس کی مخالفت برابر ہوتی چلی آئی ہے اور باوجود ملکی اور قومی مخالفتوں کے یہہ قائم ہے اور ترقی کر رہا ہے نیز اگرچہ یہہ مذاہب براہ راست مسیحیت کی مخالفت کرتے ہیں مگر اصل میں وہ مسیحی مذہب کے ممد اور اس کے آگے راہ صاف کرنے والے ہیں۔ وہ خود اس مذہب سے مخفی طور پر متاثر ہوگئے ہیں ایسا کہ اُنکی کایا ہی بالکل پلٹ گئی ہے۔

مگر جہانتک ہم غور کرتے ہیں اسکی رکاوٹ کے اسباب کچھ اور ہی ہیں۔ وہ اسباب خود کلیسیا ہی میں ہیں جبتک وہ اسباب دور نہونگے مسیحی مذہب کی ترقی ہرگز نہ بڑھیگی اُنمیں سے چند ایک بڑے بڑے اسباب یہہ ہیں۔

(۱) مسیحیوں کی اندرونی کمزوریاں چنانچہ لکھا ہے کہ تمہارے سبب غیر قوموں میں خدا کے نام کی تکفیر کیجاتی ہے (رومی ۲: ۲۴)۔ (۲) وہ جو اس رکاوٹ ہی سے نتیجہ نکلتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ خداوند ساتھ ہو کے کام انجام نہیں دیتا۔ (۳) فصل بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے۔

ہمارے مشنریوں اور واعظوں اور مسیحیوں کو اسطرف بڑی بھاری توجہ دینی چاہئے تاکہ تمام رکاوٹیں دور ہوں اور مخالف کو بولنے کی جگہ نہ ملے اور خداوند کا کلام روز روز ترقی کرتا جاوے۔

## مشنری یا واعظ کے خواص

یہہ ما نا واقعہ سیریا میں مسیحی کارندوں کی ایک کانفرنس ہوئی جمیں گرد نواح کی کلیسیاؤں میں سے دو سو ڈیلیگیٹ حاضر تھے۔ اُنمیں سے ہر ایک سے یہہ درخواست کی گئی تھی کہ "اعلی درجہ کے مشنری کے تین نہایت ہی لازمی خواص" کو ایک کاغذ پر لکھو چنانچہ اُن سبھوں نے تین تین بڑے خواص کاغذ پر لکھدیئے اُن میں سے چند ایک کا ذکر ناظرین کی نذر کرتے ہیں۔

زبانوں کی طبعی نعمت اُسکو ملی ہو۔

بائیبل کا اور دل کا اور زبان کا مطالعہ کرنیوالا ہو۔

جو مسیحی مذہب کی منادی کرنے کے قابل اور سامعین کے تعصبات سے چڑ کر نیکے نا قابل ہو۔

جسکے اندر سے روح سے معمور زندگی کا چشمہ جاری ہو۔

جس نے روح القدس سے بپتسمہ پایا ہو۔

دوسروں کے لئے دعا اور سفارش بکثرت کرنے والا ہو۔

اپنے ہی اندر خداوند کے فضل کی شہادت دینے والا ہو۔

مسیح کی محبت سے مجبور ہوا ہو۔

جس نے اپنے آپکو پورے طور پر خداوند کے حوالہ کر دیا ہو۔ وغیرہ۔

اب ہر ایک مشنری اور مناد غور و فکر کرے کہ آیا مجھ میں یہہ اور دیگر اسی قسم کی صفات پائی جاتی ہیں؟ کیا میں مسیح کا یہہ اوصاف متصف مناد اور رسول ہوں؟ نہایت ہی ضرور بات ہے کہ ہم ان اوصاف سے متصف ہوں۔ اس کا خلاف اُن اسباب میں سے ایک سبب ہے جو مسیحی مذہب کی ترقی کو روکتے ہیں۔

## فرانسیس ہاکمن کا قول

ہے کہ "اس کی وجہ کہ لوگ کیوں نہیں پورے پورے طور پر نجات پاتے ہیں یہہ ہے کہ وہ پورے پورے طور پر ہرگز توبہ نہیں کرتے اور نہ اپنی پرانی زندگی کو ترک نہیں کرتے۔ مسرف بیٹا سؤروں کو چھوڑ کر اپنے باپ کے گھر چلا آیا تھا مگر ہم میں سے بہت ہیں جو امید کرتے ہیں کہ پہنچ سکتے ہیں اور پھر بھی سؤر چرانا نہیں چھوڑتے وہ سؤر جو انسان اپنی بری حالت میں چراتا ہے دنیا یعنی جسم کی شہوت اور آنکھوں کی بری خواہش اور زندگی کا جھوٹا فخر" ہیں (۱۔یوحنا ۲: ۱۶)۔

شہنشاہوں میں سے ایک شہنشاہ نے ربان گملی ایل سے کہا "تیرا خدا چور ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "خداوند خدا نے آدم پر بڑی بھاری نیند بھیجی اور وہ سو گیا۔ اور اُس نے آدم میں سے ایک پسلی نکال لی"۔

ربی کی بیٹی نے کہا "میں اس بہتان کا جواب دونگی گذشتہ رات چوروں نے میرے گھر میں نقب لگائی اور اُسمیں سے چاندی کا ایک برتن چرا لے گئے۔ مگر اس کے عوض سونے کا ایک برتن رکھ گئے"۔

شہنشاہ نے جواب دیا "کاشکہ ایسے چور ہر رات آیا کریں"۔

"آدم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ خدا نے اُسمیں سے ایک پسلی نکال لی مگر اُس کے عوض ایک عورت اُس کی نذر کی"۔

(تالمد)

# مضامین

## ستیارتھ پرکاش درپن

### (۸۹) سوال

اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا تھا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُتر کے آیا اور اُس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کر اُس پر بیٹھ گیا ...... وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا کہا تھا وہ اُٹھا ہے ...... جب وے اُس کے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں دیکھو یسوع اُن سے ملا اور کہا اسلام۔ اُنہوں نے پاس آ کر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ تب یسوع نے انہیں کہا مت ڈرو پر جا کر میرے بھائیوں سے کہو کہ جلیل کو جاویں وہاں مجھے دیکھینگے۔ پھر وہ گیارہ شاگرد جلیل کے اُس پہاڑ کو جہاں یسوع نے اُنہیں فرمایا تھا گئے اور اُسے دیکھکر اُنہوں نے اُسکو سجدہ کیا پر بعضے دبدہے میں رہے اور یسوع نے پاس آ کر اُن سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا ... اور دیکھو زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔ (متی ۲۸: ۲ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰) ٭

(محقق) یہہ بات بھی قابل تسلیم نہیں ہے کیونکہ خلاف علم اور خلاف قانون قدرت ہے ٭

(رہبر) پنڈت جی نے سوال ۸۲ اور ۸۵ میں یہودا کی بے وفائی اور پطرس کے انکار کے بیان پر یہہ باتیں بنائی تھیں کہ مسیح کو معجزہ کی قدرت نہ تھی کیونکہ وہ اپنے شاگردوں کو پاک نہ کر سکا تھا وے اُس کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ ان باتوں کا کافی جواب دیا گیا ہے۔ اب جب وہی شاگرد مسیح کے مُردوں میں سے زندہ ہونے کے ثبوت پانے پر اُس کے پاس آنے اور سجدہ کرتے ہیں تو پنڈت جی مسیح کی الٰہی قدرت سے یوں جی چُراتے ہیں کہ وہ ثبوت خلاف علم اور خلاف قانون قدرت ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر آپ قانون قدرت سے واقف ہوتے تو ایسا نہ کہتے۔ صرف بعض یورپین عالموں کے خیالوں کے آسرے آپ نے بھی قانون قدرت کا بہانا بنایا ہے حالانکہ ظاہر ہے کہ ٭

(۱) خداوند یسوع نے جو صلیب پر مارے جانے اور تیسرے دن زندہ ہونے کی بابت کہا تھا وہ سب سچ کر دکھایا۔ اور قانون قدرت کے خلاف کچھ نہیں کیا کیونکہ قانون قدرت کے مُقنن کی قدرت سے سب کچھ وقوع میں آیا علاوہ اس کے ذرہ دھیان دیجئے کہ موت جو ہے سو گناہ کے سبب انسان کی اصلی پاک فطرت پر ایک لازمی حکم ہے۔ اگر انسان گناہ نہ کرتا تو نہ مرتا یہہ ابتدائی قانون قدرت مقرر ہوا تھا لہٰذا انسان کا گناہ کرنا اور مرنا سب اُس قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اور چاہئے کہ اصلی قانون کسی طرح بحال کیا جائے۔ اس صورت میں مسیح کا مارا جانا خلاف قانون قدرت تھا کیونکہ وہ گناہ سے پاک تھا۔ لیکن موت کا وار اُس پر صرف اس لئے ممکن ہو گیا کہ وہ گنہگاروں کا درمیانی بن گیا۔ مگر جب وہ درمیانی کا خاص کام کر چکا یعنے کفارہ دے چُکا تو پھر ممکن نہ تھا کہ وہ موت کے قبضے میں رہتا (اعمال ۲: ۲۴) لہٰذا مسیح کا مُردوں میں سے زندہ نہ ہونا خلاف قانون قدرت ہوتا ٭‡

(۲) مسیح کا مُردوں میں سے زندہ ہونا ایسا قابل اعتبار اور ثابت واقعہ ہے کہ کوئی اور واقعہ ایسا نہیں ہے۔ دشمنوں اور دوستوں نے اُسکی خوب تحقیق کی وہ جو دوست ہو گئے وہ پہلے اس بات کو مانتے نہ تھے بلکہ شکی اور مخالف تھے اور اس بات کے واقعہ ہونے کی کوئی اُمید نہ رکھتے تھے۔ اُن لوگوں نے یہہ واقعہ بچشم خود دیکھا تحقیق کیا اور تب گواہی دی۔ پہلے مخالف یہودیوں کے سامنے اور پھر غیر قوموں کے روبرو۔ چاہئے کہ اس شہادت کو توڑ کے دکھلایا جاوے کہ یہہ واقعہ غلط تھا۔ نرا ناممکن کہہ دینے سے تو کچھ نہیں بنتا ٭ ہے کہ پنڈت جی بڑی خوشی اور شوق سے یہودیوں کی طرح کہتے رہے کہ اگر مسیح میں کرامت ہوتی تو اپنے تئیں بچا لیتا۔ لیکن اُس نے بچا لیا تو اُن یہودیوں نے اُس کے برخلاف ایک نئے جھوٹھ پر کمر باندھی تھی (متی ۲۸: ۱۱-۱۵) اُس واقعہ کا اور طرح انکار نہیں کر سکتے تھے اور آپ ناممکن کے پیچھے لگتے ہیں!

(محقق) اوّل تو خدا کے پاس فرشتوں کا ہونا اُن کو جا بجا بھیجنا۔ اُنکا اوپر سے اُترنا وغیرہ باتیں ناممکن ہیں ٭

(رہبر) ان کے ناممکن ہونے کا کوئی ثبوت! جس حال کہ زمین کے باشندے۔ ہوا کے پرندے اور آسمان کے ستارے خدا کے تابع ہیں تو کیونکر ناممکن ہے کہ روحانی وجود ہوں اور وے بھی خدا کے تابع ہوں اور اُسکی مرضی بجا لاتے ہوں؟

(محقق) کیا خدا کوئی تحصیلدار یا کلکٹر ہے؟

(رہبر) نہیں۔ زمین اور اُسکی معموری خداوند کی ہے (زبور ۲۴: ۱) اور انسان پر ہر طرح کی مہربانیاں کرتا رہا ہے (اعمال ۱۴: ۱۷) اور کسی چیز کا محتاج نہیں ہے کہ تحصیلدار بنے (اعمال ۱۷: ۲۵)۔ البتّہ وہ اپنے ذی شعور مخلوقوں سے اپنی بزرگی چاہتا ہے کیونکہ یہہ اُس کا حق ہے۔ اور اُس نے یہہ انتظام کیا ہوا ہے کہ

نوٹ ‡ نیچر میں ہم یہہ بھی دیکھتے ہیں کہ کسی چیز یا وجود کا بہتری اور ترقی کے لئے تبدیل ہونا خلاف قانون قدرت نہیں ہے بلکہ نیچر کا انتظام ہی ایسا ہے کہ ایسی تبدیلی کو طلب کرتا ہے اور جب ترقی کے وسائل اختیار نہیں کئے جاتے تو غفلت زوال کی طرف لے جاتی ہے۔ لہٰذا مسیح کا زندہ ہونا تا کہ زندگی اور بقا کو روشن کرے اس انتظام عالم میں انسان کی ترقی کے لئے ضروری تقاضی تھا ٭

جیسے سورج اور چاند سے دوسری چیزوں کو روشنی دلواتا ہی ایسا ہی فرشتوں اور آدمیوں کے ذریعہ سے دوسرے آدمیوں کو اپنے پیغام دلواتا ہی۔ میری یہہ صلاح یاد رکھنے کے قابل ہی کہ اہل تحقیق جوانوں کی طرح بات نہیں کیا کرتے۔ تحقیق بڑی اچھی چیز ہی مگر ستہرے شاہی (انشار) آرد کسی بات کی دلیل نہیں ہی۔

آپ خوب غور کریں کہ خدا تعالیٰ بارش کے ذریعہ وہ کام کرتا ہی جو کوؤں کے پانی سے ہم نہیں پہنچ سکتا۔ سورج سے وہ کام کرواتا ہی جو موم کی بتی اور چولہے کی آگ سے نہیں ہو سکتا۔ انسان سے وہ کام کرواتا ہی جو حیوان سے نہیں ہو سکتا۔ اسیطرح فرشتوں سے وہ کام کرواتا ہی جو انسان نہیں کر سکتا۔ اور اسی لئے مسیح کی قبر پر فرشتہ بھیجا گیا تاکہ ایسا ہی کرے اور پہرے والوں پر ثابت ہو کہ وے خداوند کے زندہ ہونے کو روک نہیں سکتے تھے بلکہ اس کے زندہ ہونے کے گواہ بنائے گئے (آیت ۱۱) اور عورتوں کے لئے سہل ہو گیا کہ قبر کے اندر دیکھ سکیں کیونکہ وہ سوچ میں تھیں کہ پتھر کو ہمارے لئے کون ہٹائیگا۔

(محقق) کیا اُسی جسم سے وہ آسمان پر گیا اور پھر جی اُٹھا۔ کیا اُسی جسم کے قدم پکڑکر اُن عورتوں نے سجدہ کیا!

(رہبر) پہلے آسمان پر نہیں گیا لیکن پہلے مردوں میں سے جی اُٹھا اور پھر آسمان کو گیا۔ وہی جسم جو مرا تھا زندہ ہوا۔ اور عورتوں نے اُسی کے قدم پکڑے تھے۔ مگر یہہ بھی معلوم ہو کہ مُردوں میں سے زندہ ہو کر اُسمیں تبدیلی آگئی تھی یعنے جلالی جسم ہو گیا تھا (فلپ ۳: ۲۱) اور اِس دُنیا کے قوانین قدرت سے اعلیٰ اور بالا ہو گیا تھا اور اِس لئے آسمان پر عروج کرنا لابدی امر تھا۔

انجیل میں اَور مردوں کا بھی ذکر ہے جنکو خداوند نے زندہ کیا تھا۔ جیسے لعزر۔ مگر ان کے زندہ ہونے اور مسیح کے زندہ ہونے میں فرق تھا۔ مسیح کا جسم قیامتی جسم ہو گیا مگر دیگر مُردوں کا جسم زمینی جسم رہا تھا اور انکو زندہ کرنے سے صرف انکی زمینی عمر کو بڑھا دیا گیا تھا۔ لیکن قیامت والے جسم کی وہ صورتیں انکو حاصل نہیں ہوئی تھیں جنکا (۱ قرنتیوں ۱۵: ۴۲-۵۴) میں ذکر ہوا ہے۔

(محقق) وہ جسم تین دن تک سڑ کیوں نہ گیا؟

(رہبر) اس لئے کہ حکم نہیں تھا۔ نہ طبعی نہ الٰہی۔

(محقق) شاگردوں سے ملنا اور اُن سے سب باتیں کرنا ناممکن ہی کیونکہ اگر یہہ تمام باتیں سچ ہوں تو آج کل مردے کیوں نہیں جی اُٹھتے؟ اور اُسی جسم سے آسمان کو کیوں نہیں جاتے؟

(رہبر) آج کل مردوں کے جی اُٹھنے کا وقت نہیں ہے۔ مسیح کے جی اُٹھنے اور دیگر مردوں کے جی اُٹھنے میں یہہ بندوبست ہے کہ "ہر ایک اپنی اپنی باری سے زندہ کئے جائینگے۔ پہلا پھل مسیح پھر مسیح کے آنے پر اُس کے لوگ"۔ (۱ قرنتیوں ۱۵: ۲۳)۔ اور مسیح کا سب سے پہلے زندہ ہونا ضروری تھا تاکہ آئندہ زندگی اور بقا کی حجت کو درست کرے۔ لہٰذا آجکل مردوں کا زندہ نہ ہونا مسیح کے زندہ ہونے کے برخلاف دلیل نہیں ہی بلکہ اُن کے اپنے وقت پر زندہ کئے جانے کا واقعی ثبوت ہے۔ اور اُس وقت وے مبدّل جسم کے ساتھ آسمان پر جاوینگے نہ کہ اسی جسم کے ساتھ۔ پنڈت جی یونہی بھولے بھٹکے سوال بنا گئے۔

راقم

پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس

---

"تب میں نے کہا کہ حکمت زور سے بہتر ہی۔ تسپر بھی اُس مسکین کی حکمت کی تحقیر ہوتی ہی اور اُسکی باتیں سنی نہیں جاتیں"۔ امثال ۹: ۱۶۔

# عزت بے مثال

(وہ جو مجھ پاس آتا ہے میں اُسے ہرگز نکال نہ دونگا)

مسٹر اور مسز سنگھ کے گھر میں یہہ پہلی میٹنگ کا دن تھا مقررہ وقت پر گھر کا سب سے عمدہ کمرہ تیار کیا گیا اور مہمانوں کو بٹھانے کے لئے تمام کرسیاں جمع کی گئیں۔ کمرہ میں بہت سی کرسیاں دیکھکر مسٹر سنگھ نے اپنی بیوی سے کہا کہ "کیا تمہیں اُمید ہی کہ اس قدر لوگ آوینگے"؟

مسز سنگھ نے ہنسکر کہا "جیسا تیرا ایمان ہی ویسا ہی تیرے لئے ہووے۔ کیا ہماری دعاؤں کے مطابق یہہ بات سچ نہیں ہی؟ ہم کیوں یہہ خیال کریں کہ جو کچھ ہمنے خداوند سے مانگا ہی وہ ہمکو نہیں دیگا؟ کیا یہہ اغلب نہیں ہی کہ وہ ہمارے مانگنے سے کہیں بڑھکر عنایت فرماویگا"؟

جب انکی تقریر ختم ہوئی تو سدرسن داس اور اُسکی بیوی آبیٹھے۔ سدرسن داس کی بیوی میں اب بہت تبدیلی نظر آتی تھی۔ کچھ عرصہ سے اُسنے معلوم کر لیا تھا کہ جیکٹ۔ سایا اور چادر پہننے کی نسبت ساڑھی پہنکر صاف ستھرے رہنا بہت آسان ہی۔ علاوہ بریں اُس نے اپنی سہیلی کا لباس پسند کیا چنانچہ اُس کا لباس اس کے جسم پر خوب سجا ہوا تھا اور للیمن نے جب دیکھا تو اِس عجیب تبدیلی کے نظارہ سے اُسکی آنکھیں کھل گئیں۔ جسطرح سندری کی شکل وصورت میں تبدیلی نظر آتی تھی اُسی طرح اُس کے خاوند کے چہرہ سے بھی بڑی بھاری تبدیلی کے آثار نمایاں تھے۔ جو روشنی اُس کے دل میں دوبارہ جلوہ گر ہوئی تھی وہ نہایت صفائی سے اُس کے چہرہ سے درخشاں تھی کیونکہ روشنی کا یہہ خاصہ ہی کہ وہ ضرور چمکتی ہی۔ اس سے پیشتر سدرسن داس کے چہرہ پر جو سستی اور غفلت کے آثار نظر آیا کرتے

تھے اب سب کے سب کافور ہو گئے ۔

ایک ایک دو دو کرکے اور بھی آ پہنچے اور اگرچہ پہلے گیت کے وقت بہت سی کرسیاں خالی تھیں تو بھی دوسرے گیت کے موقعہ پر کوئی خالی کرسی نظر نہیں آتی تھی۔ مسٹر سنگھ نے ایک مختصر سی تقریر کی اور اپنی تقریر سے اِس بات کا صاف صاف بیان کیا کہ اُس نے اور اُسکی بیوی نے کسطرح اِس حقیقت کو معلوم کیا کہ اب بھی جینا میرے لئے مسیح ہے۔ ہر ایک سچے مسیحی کے حق میں سچ ثابت ہو سکتا ہے ۔

خاتمہ پر اُس نے کہا اے میرے عزیزو! ہم جو اسوقت یہاں فراہم ہوئے ہیں کیا بہتر نہیں کہ ہم اِس بات پر متفق ہو دیں کہ دوسرے لوگ خواہ کچھ ہی کریں پر ہم سب کے سب خداوند یسوع مسیح کے لئے زندگی بسر کرنیکی کوشش کرینگے ہمارے اردگرد ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جو ہمارے جلالی خداوند کی بے عزتی کرتے ہیں اور اُسے حقیر جانتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو وہ ہیں جو ظاہر باطن کسی طرح سے بھی اس کے لوگوں میں شامل نہیں ہیں لیکن صد افسوس کہ بعض ایسے بھی ہیں جو اس کے نام سے کہلاتے ہیں اور پھر ایسا بُرا نمونہ دکھاتے ہیں۔ پس ہم مصمم ارادہ کریں کہ ہم اپنے خداوند کی تعظیم و تکریم کو قائم رکھیں۔ اپنے دلوں میں ہم اُسکو سب سے زیادہ عزیز جانیں۔ اپنے گھروں میں عملی طور پر اُسکی مرضی کو بجا لادیں۔ جن لوگوں میں ہم رہتے ہوں اُن کے ساتھ ہمارا برتاؤ اور سلوک خداوند کی مرضی کے موافق ہووے تاکہ جہاں جہاں اب تاریکی ہے وہاں ہماری روشنی چمکے۔ اِس کے بعد یہہ پہلی میٹنگ برخاست ہوئی ۔

دوسرے ہفتے پھر ویسی ہی تیاری کی گئی اور اُسی قدر کرسیاں قرینہ سے رکھی گئیں لیکن اُنپر بیٹھنے والے حاضر نہوئے۔ سندرسن داس اور سندری دونوں پھر حاضر ہوئے اور اُن کے سوا ایک دو اور بھی آئے۔ لیکن دوسرا گیت گانے کے وقت تک بھی بہت سی کرسیاں خالی پڑی تھیں ۔

سندرسن داس سے درخواست کی گئی کہ وہ درس دیوے چنانچہ اُس نے اپنے دوست کے نمونہ کو اختیار کیا اور اپنے ذاتی تجربہ سے حاضرین کو بتایا کہ مَیں اپنے خداوند کی کامل پیروی کرنے کی کوشش کرتا ہوا نہایت دور جا گرا اور رفتہ رفتہ اُس خوشی اور سلامتی کو جو اول ہی اول مسیح کا اقرار کرتے وقت حاصل تھی کھو بیٹھا ۔

پھر اُس نے بیان کیا کہ جو خداوند کی محبت سے اور اُسکی خدمت کے شوق سے پُر تھے اُن کے ساتھ گفتگو کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ میں بہت ہی ٹھنڈا ہو گیا ہوں۔ اُنکی نیک صحبت کی تاثیر سے میں پھر مسیح کی صلیب پاس پہنچا اور وہاں سے معافی اور نئی زندگی حاصل کی۔ اُن سب کو جو میری حالت میں ہیں مَیں یہی صلاح دیتا ہوں کہ وہ بھی میری طرح خداوند مسیح کی صلیب کے قریب جاکر معافی اور تازہ زندگی حاصل کریں۔ جو کچھ ہم ہونا چاہتے ہیں مسیح کے پاس جانے کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ جس بات کی ہمیں ضرورت ہے سو یہہ ہے کہ ہم خداوند میں پائے جائیں۔ پس آؤ ہم اپنا حال اُس سے بیان کریں۔ گو ہمارا حال بُرا ہی کیوں نہو۔ ہم خداوند کی منت کریں کہ وہ ہمارے دلوں میں وہ کچھ ڈالے جو کچھ وہ چاہتا ہے۔ ہم اپنے تئیں از سرِ نو اُس کے حوالہ کریں اور یقین جانیں کہ جس نے ہمیں اپنے قیمتی خون سے خریدا ہے قبول کرنے سے انکار نہیں کریگا ۔

اِس کے بعد نہایت سرگرمی سے چند دعائیں کی گئیں اور جو حاضرین کی قلیل تعداد کے باعث اُداس تھے اُنہوں نے بھی محسوس کیا کہ یہہ ہماری دعاؤں کی اجابت کا نشان ہے اور یہہ چھوٹی سی جماعت بھی خدا کی برگزیدہ ہوکر اوروں کو اُس کے قریب لانے کا وسیلہ بن سکتی ہے۔ امیلین نے کہا ہم ضرور اُن سب کے جو آج حاضر نہیں ہوئے اور اُن کے علاوہ اور لوگوں کے لئے دعا کرینگے اور جب تک آج کی طرح ہمارا خداوند ہمارے ساتھ ہے تب تک ہمیں ہرگز ہرگز کسی طرح سے پست ہمت نہیں ہونا چاہئے" ۔

اس چھوٹی سی خوش و خرم جماعت میں ایک کا دل نہایت اداس تھا۔ سندری کچھ عرصہ سے پڑھنا لکھنا سیکھنے کے علاوہ روحانی تعلیم بھی پارہی تھی اور اب بخوبی سمجھ سکتی تھی کہ مجھ میں اور دیگر حاضرین میں بڑا بھاری فرق ہے۔ اِس جماعت کے دیگر شرکا میں بعض باتیں ہیں جو مجھ میں پائی نہیں جاتیں۔ اس حقیقت کے معلوم کرنے پر از حد تعجب کی بات ہے کہ وہ اپنے آپ سے اور نیز دیگر حاضرین سے خفا اور رنجیدہ ہو گئی ۔

سندرسن داس اپنی بیوی کی خفگی سے بہت حیران ہوا اور جب میٹنگ کے متعلق کچھ گفتگو کرنے لگا تو وہ کہنے لگی کہ مَیں تو پھر کبھی نہیں جاؤنگی ۔

سندرسن داس نے متحیر ہوکر کہا کیوں؟ کیا ہوا؟ تم کیوں نہیں جاؤ گی؟

سندری نے کہا مَیں کیوں جاؤں؟ میں کوئی اُستانی یا کیٹی کسٹ تو نہیں ہوں کہ ہمیشہ میٹنگ میں جایا کروں؟

سندرسن داس رنج آمیز آواز سے کہنے لگا کہ تمکو اس طرح سے کلام کرنا کس نے سکھایا ہے؟ میں تو خیال کرتا تھا کہ تم کچھ سمجھنے لگ گئی ہو کیا تمہاری آرزو اور اُمید صرف یہیں تک ہے کہ جوشن میں کلام کرتے ہیں بہشت میں جا دیں؟ اِس سے تو ہمارے لئے وہاں جانے کی کوئی صورت متصور

نہیں ہو سکتی۔ یہہ بالکل یقینی بات ہے کہ جو لوگ اِس جہان میں یہہ خیال نہیں کرتے کہ وہ مسیح کی خدمت کے لئے بلائے گئے ہیں وہ اُس کے ساتھ بہشت میں بھی نہیں جاوینگے"۔

سندری نے نہایت بے رخی سے جواب دیا کہ "میں تو بہشت میں جانے کی کبھی امید ہی نہیں رکھتی ہیں بہشت کے لائق ہی نہیں ہوں بہشت تو درکنار میں تو ان میٹنگس میں شامل ہونے کی بھی قابل نہیں ہوں"۔

اِس سے سدرسن داس کا اضطراب اور بھی بڑھ گیا۔ وہ خیال کیا کرتا تھا کہ املین کی صحبت سے سندری کو بہت فائدہ ہوگا لیکن اب ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کی روحانی حالت میں بجائے ترقی کے تنزل واقع ہو رہا ہے۔ اگر سدرسن داس سندری کی دلی حالت سے آگاہ ہوتا تو ضرور رنجیدہ خاطر اور مضطر ہونے کے بجائے تسلی پاتا۔

دوسرے دن سندری بالکل اداس رہی اور اُس کے چہرہ سے اسکی دلی بے چینی کی حالت بخوبی ظاہر تھی۔ صبح کے وقت جب املین اُسے پڑھانے آئی تو اُسکی تیز بین آنکھوں نے فوراً معلوم کر لیا کہ سندری کی حالت متغیر ہے چنانچہ عین دوران سبق میں املین نے کتاب بند کرکے کہا "بہن بتاؤ تو آپ غمزدہ سی کیوں ہیں؟ آپ پڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن میں دیکھتی ہوں کہ آپ کے خیالات کسی اور طرف لگے ہوئے ہیں"۔

سندری اپنے غم اور دلی اضطراب کو ضبط نہ کر سکی اور ساڑھی سے منہہ ڈھانپ کر زار زار رونے لگی۔ املین کچھ دیر تک خاموش بیٹھی دیکھتی رہی اور پھر بڑی نرمی اور محبت سے کہا "بہن بتاؤ تو سہی آپکو کیا تکلیف ہے۔ میں خوشی سے مدد کرنے کے لئے تیار ہوں"۔

## مُراسلات

## نور محمد اور ماسٹر آتما رام آریہ کی گفتگو

### (آریا کی تثلیث)

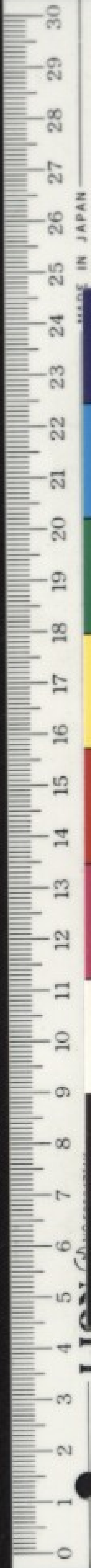
دیکھو نور افشان سلسلہ وار مورخہ ۳ جولائی

(ماسٹر صاحب) مولوی صاحب نے اپنے خیال کے مطابق میری تقریر پر بہت اعتراض کئے ہیں اور آپ نے منطق دانی کو حاضرین مجلس پر آشکارا کیا۔ خیر شکر کی بات کہ آپ منطق دان ہیں۔ مگر افسوس یہہ ہے کہ مولوی صاحب میری تقریر نہیں سمجھے کیونکہ میری غرض تقسیم ماسوا اللہ سے حصر نہیں ہے۔ بلکہ یہہ مراد ہے کہ کوئی چیز دنیا میں بغیر روح اور مادہ الگ نہیں پائی جاتی۔ جہاں دیکھو روح اور مادہ جلوہ گر ہیں جبکہ میری غرض تقریر گذشتہ سے یہہ تھی۔ تو مولوی صاحب کے اعتراض کلیۃً وارد نہیں ہو سکتے جب میری تقریر اعتراضوں سے مبرا ہے۔ تو جواب دینا میرا کوئی فرض نہیں ہے چنانچہ خود حاضرین انصاف کر سکتے ہیں مگر مولوی صاحب یہہ تو مان گئے کہ روح اور پرکرتی غیر مخلوق (قدیم) ہیں۔ کیونکہ بھائی صاحب نے کہا ہے کہ شئی انفرادی حالت (محض الگ ہونے کی حالت) میں مسئول عنہ (جس سے سوال کیا جائے) نہیں ہو سکتے کہ کس چیز سے پیدا ہوئی۔ تو صاحب جب ہمارا بھی یہی عرض ہے کہ روح اور مادہ الگ ہونے کی حالت میں غیر مخلوق (قدیم) ہیں کیونکہ جیسا شئی سے حالت انفراد میں سوال نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح روح اور پرکرتی (مادہ) سے بھی یہہ سوال کہ کس چیز سے پیدا ہوئی نہیں کر سکتے۔ علاوہ بریں مولوی صاحب نے پیدائش کے معنے پر جو میں نے ترتیب دینا کیا ہے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ شک نیست کہ مولوی صاحب نے بغیر تسلیم کے کوئی چارہ نہیں دیکھا باقی آپ روح اور مادہ کی بابت استفسار کرتے ہیں کہ ان کی کیا تعریف ہے۔ سو اُسکی تعریف یہ ہے مادہ وہ چیز ہے جو پانچ حس میں سے کسی ایک حس میں آسکے اور روح وہ جو ان پانچ حس میں سے کسی ایک حس میں نہ آسکے۔ پس ماسٹر صاحب تو بیٹھ گئے۔ اور فدوی کھڑا ہوا۔

(نور محمد) ماسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ میں نے (نور محمد) اپنے خیال کے مطابق ماسٹر صاحب کی تقریر پر اعتراض کئے ہیں واقع میں ماسٹر صاحب کی تقریر لوث اعتراض سے مبرا اور منزہ ہے سو اس کا جواب حافظ شیرازی نے دیا ہے۔ ؎

زاہد داشت خود تاب وصال بتان
بدشت رفت کنج گرفت خدا را بہانہ ساخت

(خود انگور نہیں سکتے کھٹے ہوں) حاضرین خود انصاف فرما دیں کہ ماسٹر صاحب کی بات کچھ وقعت رکھتی ہے امید ہے کہ ناظرین بھی انصاف فرماوینگے۔ اور ماسٹر صاحب اثنائے تقریر میں یہہ بھی فرما چکے ہیں کہ مولوی صاحب (احقر) میری تقریر نہیں سمجھے جناب من اس فقرہ کے استعمال کرنے سے پہلے اعتراض کرتے ہوئے یہہ شرط باندھی تھی۔ کہ تقریر صاف اردو میں ہو۔ پس آپکی تقریر تو صاف اردو ہی میں تھی۔ پس میری نہ سمجھنے کے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ اور نہ ماسٹر کو بےموقع یہہ فقرہ مذکور استعمال کرنا چاہئے۔ اگر آپ نے کہدیا ہے تو بغیر اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ اسکو غلطی پر مبنی کیا جاوے



پھر آپ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ تقسیم سے میری غرض حصر نہیں ہے تاکہ مولوی صاحب کو اعتراض کا موقع ملے۔ صاحبان غور کرنا آپ ہی لوگوں کا فرض ہے جو پبلک کے لفظ کے مصداق ہو۔ کیا کوئی ذیِ حیوان ناطق یہہ بات تسلیم کر سکتا ہے کہ تقسیم سے غرض حصر نہیں۔ اس لئے کہ موٹی سے موٹی سمجھ والا بھی بخوبی جانتا ہے کہ جب مقسم (جسکو بانٹا جائے) کو تقسیم کیا جاتا ہے تو اس کو اپنے افراد میں بند کیا جاتا ہے اور خاص کر غرض بھی تقسیم سے حصر ہوتا ہے۔ بلکہ حصر تقسیم کو لازم ہے۔ بفرض محال اگر تسلیم بھی کیا جائے۔ کہ ماسٹر صاحب کی غرض حصر نہیں ہے۔ تو ماسٹر صاحب کا یہہ قول کہ سوا روح اور پرکرتی کے دنیا کوئی اور چیز نہیں ہے پھر آپ سرتی کو راستے دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ دنیا روح اور مادہ ہی کا نام ہے کیا آپ کے یہہ الفاظ حصر پر یقیناً دلالت نہیں کرتے۔ ناظرین خود انصاف کرینگے زیادہ تشریح کی کچھ ضرورت نہیں ہے علاوہ ازیں اگر آپ کی غرض تقسیم مذکور سے۔ حصر نہیں ہے۔ تو سوال مذکور (کہ دنیا کس چیز سے بنی) جسکو آپ نے بیجا اور غلط کہا ہے اب وہ یقیناً صحیح بلکہ اصح ہو گیا کیونکہ غلط تو آپنے اسوجہ سے کہا تھا کہ روح اور مادہ مرکب نہیں ہیں اور دنیا روح اور مادہ کا نام ہے تو نتیجتہً دنیا بھی مرکب نہیں۔ اب سوال کرنا غلط ہے کیونکہ سوال یہہ ہے کہ دنیا کو خدا نے کس چیز سے پیدا کیا اور دنیا آپ کے قول کے موافق روح اور مادہ کا نام ہے اور روح اور مادہ غیر مخلوق ہیں۔ جب غیر مخلوق ہوئی تو سوال اُن کی پیدایش سے کرنا بالکل غلط ہے۔ اب آپ کہتے ہیں کہ میری غرض تقسیم سے حصر نہیں ہے۔ یعنے دنیا ایک تو روح اور مادہ الگ ہونے کی حالت میں دوسرے ان دونوں کا مجموعہ (مرکب) ہے پس سوال غلط شدہ صحیح کیونکہ وہ بھی انہیں مجموعہ کے حق میں سوال ہے

اب ماسٹر صاحب خود بخود اپنی تقریر غلط مان گئے ہیں پھر ماسٹر صاحب میری تقریر سے ایکدو فقرہ لیتے ہوئے اعتراض کرتے ہیں کہ مولوی صاحب نے مان لیا کہ روح اور مادہ قدیم ہیں کیونکہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ جب مٹی عدم ترکیب کی حالت میں ہو تو یہہ سوال کرنا غلط ہے کہ کس چیز سے بنے۔ کیونکہ مفرد ہونے میں غیر مخلوق سمجھی جاتی ہے اب میں کہتا ہوں کہ روح اور مادہ بھی مفرد ہونے کی حالت میں غیر مخلوق تصور کئے جاتے ہیں جیسے کے مولوی صاحب نے مٹی کی حالت میں تسلیم بھی کیا ہو (پنڈت صاحب کی تقریر کا خاتمہ ہے) ہاں ماسٹر صاحب بیشک میں اب بھی بڑھ چڑھکر کہتا ہوں کہ یہہ سوال غلط ہے کہ مٹی کس چیز سے بنی مگر اسی سے اُسکا غیر مخلوق ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں اگر یہاں یوں کہتا کہ مٹی کسطرح بنے غلط سوال ہے۔ تب تو یہہ نتیجہ آپ نکال سکتے کہ میں روح اور مادہ کا غیر مخلوق ہونا مان گیا ہوں۔ میرا یہہ دعویٰ نہیں ہے کہ روح اور مادہ ضرور کسی چیز سے بنے ہونگے بلکہ میرا یہہ دعویٰ ہے۔ کہ روح اور مادہ ضرور کسی نہ کسی طرح مخلوق ضرور ہیں جو مباحثہ سے اصلی غرض ہے اور یہہ ادنیٰ طبائع کے آدمی بھی سمجھ سکتے ہیں کہ علت مادی کی علت کا دریافت کرنا یا اس کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے جیساکہ علت فاعلی کی علت کا دریافت کرنا یا اس کا ہونا مہتم بالشان نہیں ہے اور یہہ ضروری بات ہے کہ اسی علت مادی کا خالق کون ہے یا یہہ علت مادی کسطرح پیدا ہوئی۔ کیونکہ یہہ خود بخود تو ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ اگر خود بخود ہوتی تو خدا کی توحید میں فرق آتا ہے جسکا مفصل ذکر آئندہ نمبر کے پرچوں میں بیان کرونگا۔ باقی ماسٹر صاحب نے یہہ کہا ہے کہ پیدائش کے معنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا (ہم پیدایش کے معنے جو ماسٹر صاحب نے بیان کئے تھے پھر یاد دلاتے ہیں پیدائش کے معنے صرف ترتیب دینے کے ہیں) ماسٹر صاحب اب لیجئے ترتیب کے معنے۔ اصطلاح منطق میں وضع کل شئے علیٰ مرتبتہٖ (یعنی ہر چیز کو آپنے عہدہ کے موافق رکھنا) بعد ازاں ناظرین پر یہہ بھی واضح ہو جائے اگر کسی لفظ کے معنے کئے جاتے ہیں تو تین طریق کی موافق لئے جاتے ہیں جو معنے ان تین طریق سے باہر ہو تو وہ من گھڑت ہے۔

## اَلْمُحَاكَمَهُ بَيْنَ الْفَرِيْقَيْنِ

### نمبر اوّل

مکرم و معظم جناب اڈیٹر صاحب زاد عنایتہ

تسلیم۔ شاید آپکو معلوم ہوگا۔ کہ چند دنوں سے ہمارے قدیمی اور معزز دوست عالیجناب علامۃ الوریٰ مولینا مولوی احمد حسن صاحب شوکت مدظلہ اڈیٹر اخبار شحنۂ ہند و طوطی ہند میرٹھ نے جو کہ اہل اسلام میں سے ایک ممتاز اور فاضل اجل شخص ہیں۔ اپنے پرچہ مذکور میں تثلیثِ مقدس۔ ابنیتِ و الوہیتِ مسیح کے خلاف بحث شروع کر رکھی ہے۔ اور انہوں نے مسیحیوں کے اس مبارک عقیدہ پر حسب دستور اہل اسلام خندہ زنی کی ہے۔ اور وحدت محض بلا اقانیم پر زور دیکر اس امر کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ چونکہ عالم وجود کو نین سے کوئی نظیر بھی ذاتِ واحد میں اقانیم یا اشخاص ثلاثہ کی پیش نہیں کی جا سکتی اس لئے یہہ مسئلہ بالکل غلط اور خلافِ عقل ہے۔ الخ

اس کے جواب میں پیارے لال شاکر اڈیٹر اخبار تحفۂ سرحد بنوں اور مسٹر آبوا حمد صاحب نے اخبار تحفۂ سرحد بنوں میں کچھ خامہ فرسائی کی ہے۔ چونکہ ان دونو صاحبان کے جواب سے ہمارے بحر العلوم مولوی احمد حسن صاحب شوکت کو ذرا بھی تسلی نہیں ہوئی۔ اس لئے کچھ عجب نہیں۔ کہ مولینا ممدوح الاوصاف کی قلم جواہر رقم سے حسب ذیل فقرے نکل گئے ہوں

کہ ان مناظرات کی نوتوں میں ہیں شرمناک ہی۔ کیا علماء اسلام کو یہہ ننگ گوارا نہیں کرنا چاہئے۔ کہ اُن کے مقابلے میں جہلا کا گروہ دو بیچارے لال شاکر اور ابو احمد سے مراد ہی جو انکا ہم پلہ نہیں ہو فضول باتیں بناکے اور وہ اس کے مد مقابل ہوکر سامنے آئیں۔ درآنحالیکہ مناظرے کے لئے مساوات فی العلم کی شرط ضروری ہے۔

ڈیر اڈیٹر!!! ہمیں اس اخباری مباحثہ کو پڑھکر بہت ہی افسوس ہوا۔ ہماری ناقص رائے میں جس طرح جناب مولوی احمد حسن صاحب شوکت عالم فاضل شخص ہیں۔ اسیطرح اُن کے مقابل میں کوئی لائق اور عالم فاضل مسیحی شخص ہوتا۔ تو البتہ لطف پیدا ہوتا۔ اور مباحثہ کا نتیجہ اللہ جی نکل آتا۔ اب چونکہ مولوی صاحب موصوف کے مد مقابل کوئی لائق مسیحی نہیں بلکہ صرف معمولی لیاقت کے دو شخص ہیں۔ اس لئے مباحثہ کا سلسلہ مزا کرکرا ہوگیا ہی۔ اور مولٰینا صاحب ممدوح نے ان دونو صاحبوں کو جہلا کا گروہ قرار دیدیا ہی۔ لیکن ہمارے معزز دوست جناب مولٰینا شوکت صاحب بالقابہ کو بخوبی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ان دونو مسیحیوں کی لیاقت سے باقی تمام مسیحیوں کی لیاقت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسیحیوں میں صدہا ایسے صاحبان بھی موجود ہیں کہ جو اس وقت ہندوستان کے فلک میں آسمان کے ستاروں کی مانند اپنے علم وفضل کی بدولت چمک رہے ہیں۔ شاید آپ اُن سے واقف نہیں ہیں؛

ہمیں خود اس بات کا افسوس ہی کہ پیارے لال شاکر و ابو احمد صاحبان نے آپ کے مقابل قلم اٹھاکر جاہلوں کے گروہ کا لقب حاصل کیا ہی۔ اور دیگر مسیحیوں کو بھی بدنام کردیا ہی۔ بات یہہ ہی کہ غیر قوموں نے مسیحی دین کو بے سمجھے بوجھے تثلیث کے مبارک مسئلہ کی وجہ سے آماجگاہ بنایا ہوا ہی۔ اور نیز ان نام کے عیسائیوں نے جو دنیوی امتزاج ہیں اور دنیوی غرض سے مشن میں گھسے ہوئے ہیں۔ مسئلہ مذکور کی نسبت اور بھی بدنام کیا۔ حالانکہ جو مسیحی کہلاکر وحدانیت کا منکر ہو وہ مسیحی نہیں بلکہ کافر ہے۔ ہاں تثلیث اقدس کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہی جو الٰہی اور خدائی رازوں میں سے ایک راز ہی جسکے بیان میں اکثر عیسائی غلطی کرتے ہیں۔ اور یہہ کہ نادانستہ اُن لوگوں کی تقلید کرتے جو ایشیائی زبانوں میں اس راز کا انکشاف بخوبی نہیں کر سکتے؛

چونکہ عالیجناب مسٹر شوکت صاحب فلسفہ اور منطق میں دستگاہ عظیم رکھتے ہیں اور تثلیث مقدس کی تردید پر بحث کرتے ہیں تو فلسفانہ طرز پر کرتے ہیں۔ اس لئے نہایت ہی ضروری بلکہ لازمی امر تھا۔ کہ پیارے لال شاکر و ابو احمد صاحبان انہیں کے طرز استدلال پر تثلیث کی حقیقت پر بحث کرتے۔ لیکن اس قسم کی بحث کے لئے اعلٰے درجہ کی دینی اور دنیوی تعلیم اور پختہ گرد سالہ تجربہ اور اعلٰے درجہ کی ذہنی قابلیتوں کی اشد ضرورت ہی۔ اور انہیں باتوں کی پیارے لال شاکر اور ابو احمد میں کمی ہی۔ پس جبکہ ایسا حال تھا۔ تو بہت ہی سوچ سمجھکر قلم اٹھانی چاہئے تھی۔ تاکہ جاہلوں کے گروہ کا لقب نہ ملتا۔ خیر اسوقت ہمارے پاس ایسے کافی الفاظ نہیں۔ کہ جنکے ذریعہ سے اپنے ان دونو جلد باز مسیحی بھائیوں کو سمجھائیں۔ پس کئی گھنٹوں کی سوچ وفکر کے بعد یہی مناسب معلوم ہوا۔ کہ جناب عالم متبحر مولٰینا احمد حسن صاحب شوکت اڈیٹر اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ اور ان کے مد مقابل پیارے لال شاکر اور ابو احمد صاحبان کی تحریرات پر محاکمہ کیا جائے اور فریقین کی سخت غلطیوں کو دکھاکر ثابت کردیا جائے کہ حق کیا ہی!

چونکہ مسئلہ تثلیث مقدس ایک راز الٰہی اور لا ینحل خدا کے لاکھوں بھیدوں میں سے ایک مشکل ہی اس لئے ہم اس دشوار گذار مرحلہ کو اپنے سر کو قدم بناکر طے کرنے کی کوشش اور سعی کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے واجب الاحترام موقعوں پر ہمارے بزرگ اور مرد خدا حضرت موسیٰ کلیم اللہ بھی ڈر کے ساتھ آیا کئے ہیں؛

پیشتر اس سے کہ ہم مسئلہ تثلیث مقدس پر مفصل بحث کریں۔ یہہ انسب معلوم ہوتا ہی۔ کہ مولٰینا مولوی احمد حسن صاحب شوکت بالقابہ و مدارجہ کے سامنے اقانیم و تشخص و تعین و وحدت و تثلیث کی تعریف پیش کریں۔ کہ باصطلاح علم الٰہیات مسیحیہ ان سے کیا مراد ہی؟

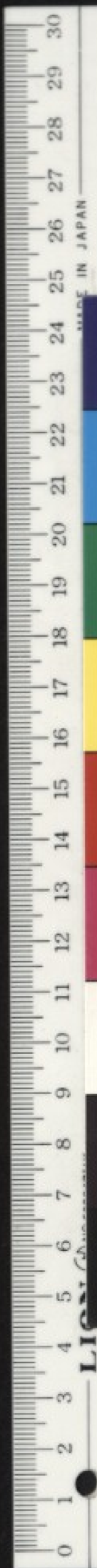
عزیز معزز شوکت!!! اب ذرا آپ مہربانی سے اقانیم و وحدت و تثلیث و تشخص و تعین کی تعریف سنئے۔ اور انہیں خوب غور وفکر کو کام میں لائیں۔ کیونکہ یہہ مسئلہ تمام مسائل سے اعلٰی اور بالاتر ہی؛

تعریف تشخص۔ تشخص کے معنے تعین پانے یا متعین ہونے کے ہیں۔ جس سے مراد ذات حسی یا عقلی کی شناخت ہیئت مجموعی امتیاز بہ تخصیص اسم وخاصہ صوری یا معنوی اوصاف غیر مشترکہ ہی؛

تعریف واحد۔ واحد ایسی ذات متعین پر دلالت کرتا ہی کہ جسمیں کثرت فی الوحدت سے انکار لازم نہیں آتا۔ اور چونکہ واحد سے احد منتزع ہی۔ لہٰذا احد ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ اس سے امکان کثرت فی الوحدت اٹھ جاتا ہی؛

تعریف توحید فی التثلیث۔ توحید فی التثلیث مسیحیہ سے ایسی ذات واحد مراد ہی۔ جو واجب الوجود بالاشتراک ہر سہ اقانیم یا تعینات ہم ماہیت باپ بیٹا۔ روح القدس کے جمیع صفات کمالات ہی۔ اور تمام مخلوق سے برتر وکامل ہی۔ ناقص نہیں۔ اور کوئی شے اُس کے برابر نہیں اور بجز اسکی ذات کے کسی میں اسکی آمیزش نہیں۔ نورانی ہی کثیف نہیں۔ روحانی ہے۔ جسمانی نہیں۔ وہ اپنی قدرت کاملہ سے بغیر آمیزش واختلاط و ترکیب کے ہر شے کا خالق ہی۔ اور آلایش تجزی سے منزہ اور مبرا ہی؛

تعریف اقنوم یا تعین۔ اقنوم و تعین کے



معنے ماہیت ہیں جو مستعمل ہیں بمقابلہ لفظ یونانی [illegible] اور [illegible] کے جسکے معنے بھی ماہیت کے ہیں۔ جسکا فیصلہ ہو چکا ہے۔ دیکھو عقلیہ نامہ جلسہ نیس ۳۲۵ع و جلسہ سارڈیکا احکامات مجاریہ ۴۵۱ع شہر الیریا

اصطلاح علم الٰہیات مسیحیہ اقنوم یا تعین سے مراد وحدانیت الٰہی میں ایک ایسے وجود خصوصی سے ہے جو صفت خود آگاہی سے متصف ہے۔ اور باعتبار اوصاف مشترکہ دیگر اقانیم سے متناسب ہے اور باعتبار خواص غیر مشترکہ دیگر اقانیم سے ممتاز ہے؛

تعریف مناسبت اقانیم یعنی تثلیث فی التوحید۔ ہر سہ اقانیم یا تعینات باعتبار اوصاف مشترکہ عامہ قدرت و علم و ارادہ بالاشتراک ایسے متحد و متناسب ہیں۔ کہ ان ازل تا ابد غیر مقسوم ذات واحد ہے۔ و باعتبار لزوم مثل ماہیت و نفس ماہیت و روح یگانگت ہر دو کے عین در زمان و مکان واحد ہے۔ اور ذہناً و خارجاً و تعلقاً و مولود و مصدراً نہ انفکاک و مباینت واجب ہے نہ ممانعت ہے۔ اور بصورت وحدانیت بلالحاظ تشخص اقانیم وحدت و کثرت ہے۔ اور بصورت امتیاز تشخص تعینات باوصاف غیر مشترکہ تولدیت و مصدریت۔ وغیر تولدیت و مصدوریت۔ بموجب اس قاعدہ کے کہ جو قدیم سے صادر ہوتا ہے قدیم ہوتا ہے۔ کثرت در ذات وحدت ہے۔ جیسے اس ذات بیمثال کی سمجھ کے لئے یہہ مثال اوپر کی لائی ہے مثلاً بیحدی سے بے نظیری نکلتی ہے کیونکہ بے نظیر مطلق وہی ہے جو امکان نظیر کا مٹا سکے۔ اور امکان بطلان نظیر کا وہی مٹا سکتا ہے جو بیحد ہو۔ اسی طرح اقنوم ثانی۔ اقنوم اول سے نکلا۔ اور جسطرح علم و قدرت بیحد سے قدوسی نکلتی ہے۔ اسواسطے کہ جہاں علم و قدرت بیحد ہوں عیب کا رہنا محال ہے۔ اور اسی بے عیبی کو تقدس کہتے ہیں اسی طرح اقنوم ثالث ہر دو اقانیم اول و دوم سے صادر ہوتا ہے؛

محتشم شوکت!!! علاوہ اس کے یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ خیال واحد بہ سہ تشخص ناظر و نظر و منظور مفہوم ذہنی کے بآن واحد ایک ہے۔ اور تین بھی ہیں۔ اسی نوع سے ذات الوہیت بآن واحد ایک اعتبار سے تثلیث فی التوحید اور دوسرے اعتبار سے توحید فی التثلیث ہے۔ نہ ایک ہی اعتبار سے توحید و تثلیث دونو ہے جو امر محال ہے۔ اور نیز ہر واحد اقنوم باعتبار لازم و ملزوم ذات واحد مستجمع جمیع صفات و کمالات ہے۔ اور تولد و صدور سے یا اظہار علاقہ غیر سے اقانیم یا تعینات میں مباینت و بعد یا مخالفت لازم نہیں آتی۔ اور نہ باعتبار تخصیص اوتار یعنے علاقہ غیر اقنوم واحد کو دیگر اقانیم سے کچھ واسطہ رہتا ہے۔ مثلاً اسم صفاتی کریم و رحیم وغیرہ سے باعتبار لزوم دیگر صفات ضمناً مراد مستجمع جمیع صفات کمالات ذات باری تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ یا بہنگام ظہور صفت واحدہ دیگر صفات بہ حیثیت موصوف بنی رہتی ہیں۔ اور در صورت تعلق ظہور ایک صفت کو دوسری صفات سے کچھ کام نہیں رہتا۔ اور بہر صورت صفت و موصوف میں انفکاک لازم نہیں آتا۔ کیونکہ بغیر صفت وجود موصوف اور بغیر موصوف صفت کا قیام محال ہے۔ اگر آپ اس کے جواب میں فرمائیں۔ کہ بہنگام ظہور صفت موصوف سے مباینت ہوتی ہے۔ تو آپ براہ کرم کوئی دلیل یا نظیر پیش کریں۔ مگر ہاں جیسے اثر ظہور صفت میں مباینت ہوتی ہے کیونکہ شئے مؤثر و موثر میں انفکاک لازمی ہے بخلاف اثر اقانیم کا محال ہے۔ اور قواعد مندرجہ ذیل کو شامل تعریفات سمجھنا چاہیئے؛

قاعدہ۔ جب کسی صفت کی نسبت کوئی حکم ثابت ہو۔ تو وہی حکم اس موصوف کی نسبت جو مساوی اس صفت کے ہو یا مان لیا جائے صادر ہوتا ہے۔ لہذا اوصف لازم میں صفت و اقانیم برابر ہیں؛

قاعدہ۔ وجود ملزوم موجب وجود لازم ہوتا ہے۔ اور نفی لازم موجب نفی ملزوم ہوتی ہے۔ اور نفی ملزوم وجود لازم سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ لہذا اقانیم کو ذات وحدت الوہیت سے ازل تا ابد منفک سمجھنا اوہام باطلہ و خیالات سوفسطائی ہے؛

باقی دوسری نمبر میں

راقم

ثالث بالخیر

---

## جناب من

اگر مضائقہ نہو تو میری اس تحریر کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون فرمائیں و بصورت تامل اس کے جواب سے بذریعہ خط کے مطلع فرمائیے؛

میں نے اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۸ نومبر ۱۸۹۸ع جسمیں عام فرقہ محمدیہ گمراہ بتائی گئی ہے اور مطبوعہ یکم جولائی ۱۸۹۹ع جہانتک سوال سابق سے تعلق رکھتا ہے تمام و کمال پڑھا چونکہ بار الزام کا زیادہ حصہ اہل سنت والجماعت پر ہے میں منتظر تھا کہ موصوف الیہ جواب پر سبقت فرمینگے اور عجب نہیں کہ اونکا جواب میری برائت کو کافی ہو؛ جب عرصہ ہو گیا اور سکوت در پیش ہوئی تو بخیال برائت اپنی آخر ماہ جون سے اسکے جواب کا آغاز کیا میں بوجہہ پیشہ ملازمت و زمینداری محض عدیم الفرصت ہوں اسوجہہ سے جلدی کا وعدہ نہیں کر سکتا امید کرتا ہوں کہ اسکے جواب میں کسی قسم کی تمادی عارض نفرمائینگے انشاء اللہ جسوقت مرتب ہوکر طبع ہو جائیگا چند جلدیں ہدیتہً پہلے آپکی خدمتمیں ترسیل ہونگی؛

اس کے ساتھہ ساتھہ یہہ بھی عرض ہے کہ تا ملاحظہ جواب سوال سابق اعتراض آئندہ سے فرقہ شیعہ کو معاف فرمائینگے اسکے بعد رد جواب یا اعتراض کا اختیار ہے؛ راقم محمد واجد

## ذنوب محمدیہ

(مرقومہ پادری - بی - ایل - ٹھاکر داس)

سورۂ محمد ۳ میں محمد صاحب کو یہہ ہدایت کی گئی ہے - وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنے بخشش مانگ اپنے گناہ کیواسطے اور واسطے گناہ، ایمان والوں اور ایمان والیوں کے - اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کے سامنے محمد اور اُس کے مومن یکساں گنہگار اور بخشش کے محتاج ہیں ؛

مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے اس آیت میں ذنب کے دو قسم کے معنے کئے ہیں ؛

(۱) اور لوگوں کے حق میں ذنب کے معنے گناہ ہیں ؛

(۲) محمد صاحب کی رعایت میں معنے انسانی فطرت کی کمزوری ؛

مسٹر اکبر مسیح صاحب نے اپنے رسالہ ابطال مرزا کے صفحہ ۵۱ - ۵۲ میں ذنب کے معنے پر بحث کی ہے اور عربی لغت اور قرآن سے واضح کیا ہے کہ ذنب کے معنے گناہ ہیں اور ذنب کرنے والا مجرم اور دوزخی ہے - اگرچہ مرزا صاحب کو ذنب کے اس معنے سے انکار نہیں (صفحہ ۲۸) تاہم آیت منقولہ بالا کے یوں معنے کئے ہیں کہ "خدا سے مانگ کہ وہ تیری ذات کو جسم کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور تجھکو تقویت بخشے کہ تو اُس کمزوری سے مغلوب نہ ہو جاوے اور بطور شفاعت کے اُن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی دعا کر جو تجھ پر ایمان لاتے ہیں تاکہ وے اُن خطاؤں کی سزا سے بچائے جاویں جو اُن سے سرزد ہو چکیں" (صفحہ ۳۱) - یہہ تاویل مرزا جی کی اپنی طبعزاد نہیں کہی جا سکتی - کیونکہ اہل اسلام نے کُل انبیا اور محمد صاحب کے بارے میں ایک تعظیمی رائے گھڑ چھوڑی ہوئی ہے کہ کُل نبی معصوم ہیں اور استغفار ذنب کے معنے اُس رائے کے دباؤ میں کرتے ہیں اور متن کا حق ادا نہیں کرتے - اگرچہ انبیا اور محمد صاحب نے مثل اور آدمیوں کے گناہ کئے اور وہ بائبل اور قرآن میں مندرج ہیں اور اُن کے لئے استغفار بھی تلایا گیا ہے تو بھی یہہ تعظیمی گھڑنت مقدم ہے کہ کُل نبی معصوم ہیں - چنانچہ اس امر میں پادری سیل عقاید اسلامیہ کے صفحہ ۲۷ میں مسلمانوں کا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں - "عام رائے یہہ ہے کہ کُل نبی گناہوں سے پاک ہیں خواہ کبائر سے ہوں یا صغائر سے ہوں اور احیاناً اگر کچھ ضعف کے آثار اُن سے سرزد بھی ہوں تو بمنزلہ ایسے قصور یا کوتاہی کے متصور ہوتے ہیں جو گناہ کی حد تک نہیں پہنچتے" - اگرچہ قرآن کے بیانات اس عقیدہ کے برخلاف ہیں تو بھی یہہ عقیدہ موجود ہے - اور مرزا جی کی تاویل ذنب پر کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ اُسی پُرانی لکیر پر لکیر کھینچی ہے

۱ - انسانی فطرت کی کمزوری

مرزا صاحب انسانی فطرت کی کمزوری کو ذنب ہی کا انگ تبلاتے ہیں - اس لئے معلوم کرنا چاہئے کہ انسانی فطرت کی کمزوری کیا ہے؟ اس میں کیا کچھ شامل ہے؟ اس کا مخرج کیا ہے؟

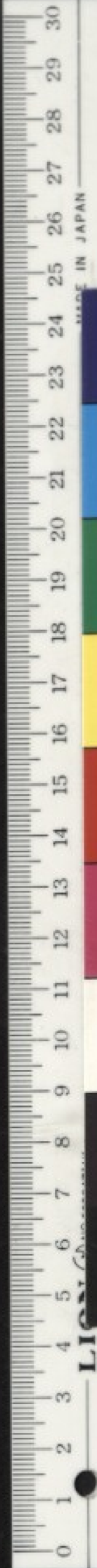
قرآن میں اسکا یوں ذکر آیا ہے - يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ۝ یعنے ارادہ کرتا ہے اللہ کہ ہلکا کرے تم سے - اور پیدا کیا گیا آدمی ناتوان (سورہ نسآ رکوع ۴ - آیت ۲۹) - اور محمد صاحب اپنی نسبت لکھتے ہیں کہ میں بھی اور آدمیوں کی طرح ایک بشر ہوں - سورہ حٰم السجدہ ع آیت ۵ - قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ یعنے کہہ - سوائے اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے - لہٰذا بشریت کی فطرت کی فطرتی کمزوری میں محمد صاحب مثل اور آدمیوں کے ٹھہرے اور انسانی فطرت کی کمزوری کچھ انبیا ہی کی خصوصیت نہیں تھی - یاد رہے کہ دین اسلام کے اصول فطرت انسانی کی کمزوری کے لحاظ سے ایسے بنے ہیں جیسے کہ مروج ہیں - جیسا کہ شمس العلما مولانا حافظ نذیر احمد خان صاحب نے رہبانیت پر ایک لکچر میں اقرار کیا تھا اور جو انجمن حمایت اسلام کے ماہواری رسالہ مطبوعہ ۱۵ جون ۱۹۰۲ء کے ضمیمہ نمبر ۱۶ میں شائع ہوا تھا - اور اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۲ - اگست ۱۹۰۲ء اور ۵ ستمبر ۱۹۰۲ء میں کمترین نے اُس کا جواب دیا تھا ؛

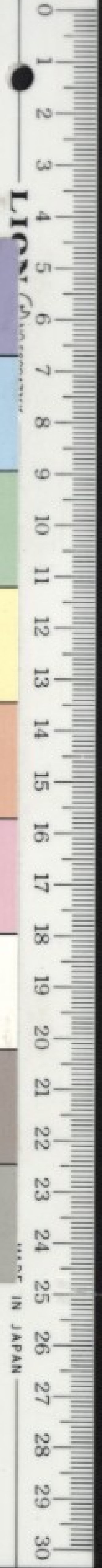
باقی آئندہ

## کرسچن انڈیور

جولائی ۲۵ - مسیح رہنما ہے - زبور ۱۸ : ۲۳ و ۲۴ ؛
" ۲۶ - وہ فتح پائیگا - زبور ۴۵ : ۳ - ۷ ؛
" ۲۷ - وہ عدالت کریگا - زبور ۷۲ : ۲ - ۱۱ ؛
" ۲۸ - سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے زبور ۸۹ : ۲۷ - ۳۷
" ۲۹ - یسّی کی جڑ ہے - یسعیاہ ۱۱ - ۱۰ - ۱۲ ؛
" ۳۰ - خداوند کا رسول - یسعیاہ ۵۲ : ۷ - ۱۲
" ۳۱ - انوار برما اور سیام کے ملکوں میں مسیحی کام یسعیاہ - ۲۵ : ۱ - ۱۰ ؛

اہل برما ہمارے بادشاہ کی رعایا ہیں - اور برما کا ملک ہندوستان کا حصہ گنا جاتا ہے - اُنکے ایک کروڑ باشندہ ہیں یعنی پنجاب کے نصف آبادی سے کم - لیکن اُس کے دیسی مسیحیوں کی تعداد قریباً ...۱۳ ہے اور پنجاب کی صرف ...۳۸ ہے - اُس کے اکثر باشندے بدھ مذہب کی پیروی کرتے ہیں - شروع شروع میں جب مشنری صاحبان اُن کے بیچ میں کام کرنے آئے بڑی مشکلیں پیش آئیں - برسوں تک کوئی بھی ایمان نہیں لایا - آخر کار کامیابی حاصل ہوئی -





خاصکر ایک پہاڑی قوم نے جسکا نام کرین ہے خدا کی باتیں مانیں۔ برما میں پانچ سو ایسی جماعتیں ہیں جو اپنا کل خرچ خود دیتی ہیں۔ مشن سے نہیں لیتیں۔ اِس امر میں وہ ہمارے پنجاب کو بہت عمدہ نمونہ دکھاتی ہیں۔ اگر ہم دہیلی دینے کے مضمونوں کو غور سے پڑھیں جو گذشتہ تین نورافشاں میں چھپتے رہے ہیں شاید ہم بھی برما کے نمونہ پر چلنے کو مستعدی سے کمر باندھینگے؛

سیام کے ملک کی آبادی پچاس لاکھ ہے اُس کے بھی باشندے اکثر بدھ مذہب کو مانتے ہیں۔ اُن میں سے جو شخص پہلے مسیحی ہوا کے چوسے کہلاتا تھا۔ حالانکہ اُسکو بڑی بڑی تنخواہیں ملسکتی تھیں مگر اُسنے نامنظور کرکے حکیمی کا کام اختیار کیا تاکہ فرصت کا وقت بشارت انجیل میں صرف کرسکتا؛

ان دو ملکوں کے لئے دعا مانگنی چاہئے۔ کام صرف شروع ہوگیا ہے۔ برما میں اوسطاً دس ہزار آدمیوں میں سے صرف ۳۸ مسیحی ہیں اور سیام میں اس سے بھی کم ہیں۔ ہم دعا مانگیں کہ وہ وقت جلد آئے کہ کل دنیا مسیح کی ہوجائے۔ اور صرف دعا نہ مانگیں اِس مبارک خدمت میں ہم بھی خدا کے حکم کے مطابق مشغول ہوجائیں؛

خط و کتابت پادری سی ٹی۔ گریم بیلی وزیرآباد سے کرنی چاہئے؛

---

فرانس کے شمال میں ایک بجلی سے چلنے والی گاڑی ہے جو چلتی ہوئی سیونگ بنک کا کام کرتی ہے۔ اِس گاڑی پر لوہے کا ایک کل کا صندوق ہے۔ اور ایک چھوٹی سی سیف ہے۔ دو کلارکوں کو جہاں اور خزانچی کے لئے بھی اِس میں جگہ بنی ہوئی ہے مقررہ وقت پر یہہ مختلف گاؤں میں قیام کرتی ہے اور لوگ اپنا روپیہ جمع کرواتے ہیں؛

# واقعات و کوائف

**موت کی درخواست**۔ ایک جہاز کے کپتان نے ایکدفعہ اپنے جہاز میں ایک لڑکے کو بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے کرایہ نہیں دیا تھا۔ کپتان نے بڑے غصے سے پوچھا "تم یہاں بغیر ٹکٹ کیوں آئے ہو" لڑکے نے کہا کہ میری ماں مرگئی ہے۔ باپ سوتیلا اور غریب ہے۔ وہ مجھے پرورش نہیں کرسکتا اسی وجہ سے وہ مجھے میری خالہ کے پاس بھیجنے کے لئے یہاں بٹھلا گیا ہے۔ وہ میرا کرایہ ادا نہیں کرسکتا۔ کپتان کو اُسکی بات پر پورا یقین نہ آیا۔ وہ سمجھا کہ یہہ کوئی شریر لڑکا ہے۔ اور گھر سے بھاگ کر کسی اور ملک کو جارہا ہے۔ اسواسطے اِس نے لڑکے کو ڈرانے کے لئے کہا "میں تمکو دس منٹ کی مہلت دیتا ہوں کہ تم سچ سچ کہو اور اس کے بعد تمکو پھانسی دیدونگا۔" یہہ کہکر کپتان ہاتھ میں گھڑی لے کر کھڑا ہوگیا۔ لڑکا جب گھڑی کی ٹک ٹک کو سنتا تھا تو اُس کا چہرہ ڈر کے مارے سفید ہوتا جاتا تھا۔ پھر کپتان نے کہا کہ "اب دو منٹ باقی ہیں"۔ تب لڑکے نے اسکی طرف دیکھکر کہا۔ کیا میں دعا مانگ سکتا ہوں؟ کپتان نے اسکو اجازت دی۔ اسیوقت لڑکے نے اپنی پیاری ماں کی سکھائی ہوئی دعا بڑی عجز و انکساری سے پڑھی اور کہا اے خدا مجھے مرنے کے لئے تیار کر! اور مرنے کے بعد میری روح کو میری پیاری ماں کے پاس لیجا۔ لڑکا یہہ سچی اور پر اثر دعا مانگ کر بڑا سا کھڑا ہوگیا اور موت کا منتظر رہا۔ لیکن اِس دعا کو سنکر کپتان اور سارے ملاح و سپاہی رو پڑے اور اس بچے کو پیار کرنے لگے۔ وہی لڑکا جسکو کوئی نہ جانتا تھا اب سب کا عزیز بن گیا۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ خدا سچی اور ٹھیک باتوں کا پسند کرنے والا ہے؛

دشمن کسطرح مارے جاسکتے ہیں۔ کسی چینی شہنشاہ کی نسبت روایت ہے کہ جب اسکو لوگوں نے کہا کہ اُسکے دشمنوں نے کسی دور علاقہ میں بغاوت شروع کردی ہے تو بادشاہ نے اپنے افسروں اور اہلکاروں سے یوں فرمایا "آؤ میری تقلید کرو دیکھو ہم اُن کو بہت جلد مارڈالینگے"۔ بادشاہ سلامت ابھی وہاں پہنچے ہی تھے کہ باغی رعایا فوراً مطیع ہوگئی۔ کیونکہ رعایا نے جان لیا کہ یہہ بغیر جان لئے نہ چھوڑیگا لیکن باغیوں کی امید کے بالکل برخلاف ظہور میں آیا یعنی بجائے تشدد و سختی کے نرمی و حلیمی برتاؤ میں آئی۔ وزیر نے بادشاہ سلامت سے عرض کی کہ خوب! کیا حضور کا یہی وعدہ تھا کہ باغیوں کو بجائے سولی پر چڑھانے کے اس قدر قدر و منزلت عطا ہو؟ حضور کا فرمان شاہی تھا کہ دشمن فوراً مروا دئے جائیں مگر نہ معلوم کہ کیا بات ہے۔ شہنشاہ نے نرمی سے جواب دیا "بیشک میرا حکم تھا کہ دشمنوں کو مار ڈالنا چاہئے لیکن تم دیکھوگے کہ کتنی جلدی وہ مرتے ہیں اور میرا وعدہ پورا ہوتا ہے۔ دیکھو اب میں اُن سے دوستانہ طور سے برتاؤ کرتا ہوں"؛

---

## غزل

نہ ضایع کیجے گا مایۂ جان شرابِ خانہ خراب پیکر
کہ ہوگا مغز و جگر کا نقصان شرابِ خانہ خراب پیکر
لگی جنہیں میکشی کی علت بنے وہ صید شکار نکبت
رہا نہ کوئی بھی پاک داماں شرابِ خانہ خراب پیکر
تڑپ رہے ہیں مریض گریاں کسی کو وشکی کو ہیان
پکارتے ہیں علاج و درماں شرابِ خانہ خراب پیکر
کسی کے ہوتا ہے درد سر میں کسی کے جوڑ و نہیں لوگریں
کسیکے دل پر ہے آگ بریاں شرابِ خانہ خراب پیکر
یہہ آگ ہے سبکی دشمن جان ہے قاطع سلک دین و ایمان
بہت سی جانیں ہوئی ہیں قربان شرابِ خانہ خراب پیکر

کوئی سٹری ماور کوئی ہے مجنوں کیلیے جاری جگر سے ہے خون
کسی کو دیکھا نہ ہم نے شاداں شرابخانہ خراب ہیکر
نفع کسیکو ہوا نہ حاصل محب یہہ کافر ہے زہر قاتل
نتیجہ اسکا ہے یاس وحرمان شراب خانہ خراب ہیکر

دیگر

لہو کا جام ہے یہہ ساغر شراب نہیں
بھڑکتی آگ کا شعلہ ہے آفتاب نہیں
جلادیا ہے کلیجہ کو آتش تر نے
جگر ہے سینہ میں یہہ سیخ پر کباب نہیں
اسی سے جامہ سے باہر ہوئی ہے نیت عفت
کہ محتسب کا کوئی اس پہ رعب داب نہیں
مضرتوں کے سوا کوئی جبکہ نفع نہ ہو
تو ایسی چیز سے کیا فرض اجتناب نہیں
نہیں ہے لال پری شیشے میں یہہ ڈائن ہے
جنوں کا جوش ہے یہہ نشۂ شراب نہیں
شرابخور میں اور مجنوں میں ہے فرق اتنا
کہ اُسکو ہوش نہیں اور اسکو خواب نہیں
نہ پی شراب کہ جل جائینگے دماغ وجگر
یہہ آگ آتش دوزخ ہے سرد آب نہیں
جگر کو کاٹتی ہے دل کا خون کرتی ہے
محب! شراب سا دنیا میں تیزاب نہیں
(ٹمپرنس گائیڈ)

---

## التماس

مجھے کرسچن ہیرلڈ اینڈ سائینز آف آور ٹائمس "The Christian Herald & Signs of our Times" (جو کہ انگریزی اخبار ہے اور لنڈن سے نکلتا ہے) کے جون اور جولائی کے تمام نمبروں کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہوں تو براہ مہربانی میرے پاس بھیجدیں میں محصول ڈاک ادا کردونگا۔ اور اگر ضرورت ہو تو انکی قیمت دینے کو طیار ہوں۔ فقط بیلی پرشاد۔صدر بازار سیالکوٹ

## معذرت نامہ سقراط

اس کتاب میں وہ معذرت ہے جو سقراط نے اُن الزاموں کے جواب میں عدالت کے درمیان کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ ملزم قرار دیا گیا۔ یہہ کتاب ناول کے طور پر بڑی دلچسپ طرز میں افلاطون کی لکھی ہوئی ہے۔ اسکو مشتہر نے اصل یونانی سے معہ انٹروڈکشن اور نوٹس کے سلیس اور بامحاورہ اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ قیمت عوام سے ۸ر معہ محصول ڈاک اور طلباء مدارس وسیمنری سے ۶ر بلا محصول ڈاک نقد قیمت بھیجنے پر یا قیمت طلب پارسل کے حکم آنے پر فوراً بھیجی جائیگی۔ اگر ناظرین اس کتاب کی قدر کرینگے تو امید واثق ہے کہ افلاطون کے دیگر مکالمات کا ترجمہ بھی ہوکر وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین ہوتا رہیگا۔

المشتہر
پال کیول سنگھہ امریکن مشن احاطہ لودیانہ

---

## پرسبٹیرین بیواؤں ویتیموں کا فنڈ

### اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبٹیرین بیواؤں ویتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ وترقی پذیر ہے۔ تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حلفانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ سے تقریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے تقریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر
پادری والٹر جے۔ کلارک مینجنگ ڈائرکٹر
سہارنپور

## دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۳
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۳ ۸ر ۱۱ر عہ ۸ر ۱۱ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

## شرح اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہارات | سہ ماہی | ششماہی | سال تمام |
| --- | --- | --- | --- |
| چوتھائی کالم | ۱۲ ہے | ے | عہ |
| نصف کالم | ے | عہ | ہے عہ |
| پورا کالم | عہ | ہے عہ | عہ |
| پورا صفحہ | سہ | صہ | لعہ |

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

## نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

## سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ۔۔ ۔۔ ۔۔ معہ محصول ۱۰۰
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ